(S_2006_10_15_31)

سپریم کورٹ رپورٹس (2006) SUPP.10 ایس سی آر

مصطفی خان

بنام

ریاست مہاراشٹرا

4 دسمبر 2006

(ڈاکٹر اریجیت پسیات اور ایس ایچ کپاڈیا، جسٹسز)

تعزیراتی ضابطہ، 1860 - دفعہ 409 - اعتماد کی مجرمانہ خلاف ورزی - سرکاری پیسے کا تصرف بے جا ملازم کے ذریعے - فرضی افراد کو کی گئی ادائیگیاں ثابت - ملزم کے ذریعے تسلیم شدہ رقم کی حوالگی - سزا - جواز - منعقد: اثباتِ جُرم جائز ہے - جہاں ملزم کے ذریعے جائیداد کی حوالگی قبول کی جاتی ہے، تو حوالگی کی ادائیگی کو ثابت کرنے کا بوجھ ملزم پر ہوتا ہے - ثبوت - ثابت کرنے کا بوجھ۔

اپیل کنندہ - ملزم ایک سرکاری اسکیم کے تحت آبپاشی کے ٹینکوں کی تعمیر کا انچارج تھا۔ ایک خاص مدت کے دوران 21 مزدوروں کے ایک ہی گروپ کو دو جگھوں پر ٹینک کی تعمیر کے لیے ایک ہی وقت میں مصروف دکھایا گیا تھا۔ ادائیگی اپیل کنندہ کی طرف سے کی گئی دکھائی گئی۔ حقیقت میں جعلی نام دکھائے گئے۔ تحقیقات سے پتہ چلا کہ تصرف بے جا کنندہ غبن کا ذمہ دار تھا۔ ملزم نمبر 2 ایک مزدور تھا جس کی منگنی کی گئی تھی اور اسے فرضی افراد کی طرف سے پیسوں کی رسید دکھانے کے لیے اپنے انگوٹھے کے نشانات مسٹر رول پر لگانے پر مجبور کیا گیا تھا۔ دونوں ملزموں پر آئی پی سی کی دفعات 109 کے ساتھ پڑھنے والی دفعات 409، 407، 468 اور بدعنوانی کی روک تھام کے قانون 1947 کی دفعات 5(1)(ڈی) اور 5(2) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ ٹرائل کورٹ نے اپیل کنندہ - ملزم کو آئی پی سی کی دفعہ 467 کے علاوہ تمام الزامات کا مجرم قرار دیا۔ ملزم - 2 کو تمام الزامات سے بری کر دیا گیا۔ اپیل پر، عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کو

صرف آئی پی سی کی دفعہ 409 کے تحت مجرم قرار دیا اور اسے تمام الزامات سے بری کر دیا۔لہٰذا موجودہ اپیل۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے عدالت نے

فیصلہ .1: استغاثہ کی طرف سے پیش کردہ فیصلہ کن شواہد کے پیش نظر، جس کا ٹرائل کورٹ اور عدالت عالیہ نے بڑی حد تک تجزیہ کیا ہے، مداخلت کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔(19-ایف-جی)

2۔ دفعہ 409 آئی پی سی کے تحت اثباتِ جُرم کو برقرار رکھنے کے لیے استغاثہ کو یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ (الف) ملزم، ایک سرکاری خادم کو ایسی جائیداد سونپی گئی تھی جس کا وہ محاسبہ کرنے کا پابند ہے، (ب) ملزم نے جائیداد کا غلط استعمال کیا تھا۔جہاں ملزم کے ذریعے تفویض قبول کی جاتی ہے، یہ اس پر ہے کہ وہ اس بوجھ کو ادا کرے جو تفویض کو قبول کیا گیا ہے اور اطاعت کو خارج کر دیا گیا ہے۔(D-F-18)

جگت نارائن جھا بمقابلہ ریاست بہار، (1995) 4 ایس سی سی 518، پر انحصار کیا۔

3۔ ہر معاملے میں یہ ثابت کرنا ضروری یا ممکن نہیں ہے کہ ملزم نے کس طریقے سے سامان سے نمٹا تھا یا اسے کس طرح استعمال کیا تھا۔مجرمانہ خیانت کے معاملے میں، پیسے کا حساب کتاب کرنے میں ناکامی، جو ملزم کو موصول ہوئی ہے یا اس کے استعمال کا غلط حساب دینا عام طور پر ملزم کے خلاف ایک مضبوط حالات سمجھا جاتا ہے۔اگرچہ ملزم کے خلاف الزام ثابت کرنے کی ذمہ داری استغاثہ پر عائد ہوتی ہے، پھر بھی جہاں حوالگی ثابت ہو یا تسلیم ہو جائے تو استغاثہ کے لیے تصرف بے جا کے اصل طریقے اور انداز کو ثابت کرنا مشکل ہو جائے گا اور ایسے معاملے میں استغاثہ کو بڑی حد تک ملزم کی طرف سے دی گئی وضاحت کی سچائی یا جھوٹ پر انحصار کرنا پڑے گا۔(A-19;F-H-18)

4۔ ٹرائل کورٹ اور عدالت عالیہ نے ریکارڈ پر موجود شواہد کے حوالے سے پایا کہ ادائیگی ان افراد کو کی گئی تھی جو فرضی پائے گئے تھے۔ پی ڈبلیو 8-فنگر پرنٹ کا ماہر، انگوٹھے کے پرنٹس کا موازنہ کرنے کے بعد، اس

نے اپنی رائے دی کہ متدعویہ پرنٹس ان چھ افراد میں سے کسی کے نہیں تھے جن کے پرنٹس اسے جانچ کے لیے پیش کیے گئے تھے، بلکہ ایک ہی شخص کے تھے۔ اس نے پایا کہ جگہ 'ڈی' کے مجسٹر رول کے پرنٹ بری ملزم کے فنگر پرنٹ سے ملتے جلتے تھے۔ جگہ 'کے' کے مجسٹر رول کے حوالے سے اس نے پایا کہ انگلیوں کے نشانات اوپر بیان کردہ چھ افراد کے نمونے کے تاثرات سے ملتے جلتے نہیں تھے، لیکن وہ آپس میں ایک جیسے تھے، یعنی وہ ایک ہی شخص کے تھے۔ گاؤں کے کوتوال کے ثبوت سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ گاؤں میں ایسا کوئی شخص نہیں تھا جسے اپیل کنندہ نے ادائیگی کرنے کا دعوی کیا ہو (19-بی-ایف)

مجرمانہ اپلیٹ دائرہ اختیار فیصلہ 2006: کی فوجداری اپیل نمبر 1261۔

مجرمانہ اپیل نمبر 325 / 1996 میں بمبئی، ناگپور بینچ، ناگپور میں عدالت عالیہ آف جوڈیکیچر کے آخری فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے گرویش کابرا، محترمہ دپیتی آر مہروترا اور روی پرکاش مہروترا۔

جواب دہندہ کے لیے انیرودھا پی۔ مے۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

جسٹس ڈاکٹر اریجیت پاسیات۔ اجازت دی گئی۔

اس اپیل میں چیلنج بمبئی عدالت عالیہ، ناگپور بینچ کے ایک فاضل واحد جج کے ذریعے دیے گئے فیصلے کو ہے۔ متنازعہ فیصلے کے ذریعے عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کی اثباتِ جُرم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے مجموعہِ تعزیراتِ بھارت 1860 (مختصر طور پر 'آئی پی سی') کی دفعہ 468، 477-اے اور بدعنوانی کی روک تھام کے قانون، 1947 (مختصر طور پر 'پی سی ایکٹ') کی دفعہ 5(2) کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 5(1) (ڈی) کے تحت قابل اثباتِ جُرم جرائم کے لیے اثباتِ جُرم کو برقرار رکھا۔ ٹرائل کورٹ نے اپیل کنندہ کو آئی پی

سی کی دفعہ 409، 468، 477اے، پی سی ایکٹ کی دفعہ 5(2) کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 5(1) (ڈی) کے تحت قابل اثباتِ جُرم جرائم کا مجرم قرار دیا تھا۔ جرمانے کے ساتھ مختلف حراست کی اثباتِ جُرمئیں بھی عائد کی گئیں۔

مختصر طور پر پس منظر کے حقائق مندرجہ ذیل ہیں:

اپیل کنندہ جونیئر انجینئر کے طور پر کام کر رہا تھا اور گونڈیا سب ڈویژن میں کدوا، ڈھکنی اور منڈیپار میں ٹینکوں کی تعمیر کا انچارج تھا۔ یہ کام ایمپلائمنٹ گارنٹی اسکیم کے تحت انجام دیا جانا تھا۔ اپیل کنندہ کو ان ٹینکوں کی تعمیر کے کام کے لیے ملازم افراد کا سراغ لگانے کے لیے چار مجسٹر کلرکوں نے مدد فراہم کی۔ 7.1.1976 اور 11.3.1976 کے درمیان، 21 مزدوروں کے ایک ہی سیٹ کو کدوا، ڈھکنی اور منڈیپار میں آبپاشی کے ٹینکوں کی تعمیر کے لیے ایک ہی وقت میں مصروف دکھایا گیا تھا۔ ادائیگی اپیل گزار کی طرف سے کی گئی دکھائی گئی تھی لیکن حقیقت میں ایسی کوئی ادائیگی نہیں کی گئی تھی۔ جھوٹے نام دکھائے گئے۔ تحقیقات سے پتہ چلا کہ اپیل کنندہ نے سپروائزر کے طور پر اپنے عہدے کا غلط استعمال کرتے ہوئے مجموعی طور پر 6,764.10 روپے، کا غلط استعمال کیا۔ ملزم نمبر 2 ایک مصروف مزدور تھا اور اسے فرضی افراد کی طرف سے رقم کی رسید دکھانے کے لیے مجسٹر رول پر اپنے انگوٹھے کے نشانات لگانے پر مجبور کیا گیا تھا، جنہیں کاموں کے لیے مصروف دکھایا گیا تھا۔ رپورٹ کے بعد ایف آئی آر درج کیا گیا اور تفتیش مکمل ہونے پر فردِ جُرم بھیجی گئی اور گونڈیا میں خصوصی جج کی عدالت میں مقدمہ چلایا گیا۔

اس کے سامنے پیش کردہ مواد پر غور کرنے پر، خصوصی جج نے دونوں ملزموں پر آئی پی سی کی دفعہ 109 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 409، 467 اور 468 اور پی سی ایکٹ کی دفعہ 5(ایل)(ڈی) اور 5(2) کے تحت قابل سزا جرائم کا الزام عائد کیا۔ چونکہ ملزموں نے قصوروار نہ ہونے کی استدعا کی تھی، اس لیے ان پر مقدمہ چلایا گیا۔ ملزم کے جرم کو گھر لانے کے لیے استغاثہ نے 14 گواہوں سے پوچھ گچھ کی۔ اس کے سامنے پیش کیے گئے شواہد پر غور کرنے پر، خصوصی جج نے ملزم نمبر 2 کو تمام جرائم سے بری کر دیا اور موجودہ اپیل کنندہ کو آئی پی سی کی دفعہ 467 کے تحت قابل سزا جرم سے بھی بری کر دیا۔ تاہم، فی نے اپیل کنندہ کو دیگر جرائم کا مجرم قرار دیا اور اسے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے سزا سنائی۔

اس سے ناراض ہو کر اپیل کنندہ نے اس اپیل کو ترجیح دی ہے۔

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے، عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ استغاثہ آئی پی سی کی توضیع 409 کے علاوہ دیگر جرائم کا ارتکاب قائم کرنے میں کامیاب نہیں ہوا ہے۔ اس کے مطابق، اس شق کے تحت اثباتِ جُرم برقرار رکھی گئی اور ایک سال کی حراست کی اثباتِ جُرم اور ڈیفالٹ شرط کے ساتھ 1,000 روپے کا جرمانہ برقرار رکھا گیا۔

اپیل کنندہ کے معروف وکیل نے پیش کیا کہ استغاثہ نے آئی پی سی کی دفعہ 409 کے تحت قابل سزا جرم قائم نہیں کیا ہے۔ اس جرم کو تشکیل دینے کے لیے ضروری اجزاء ثابت نہیں ہوئے ہیں۔

یہ پیش کیا گیا کہ نام نہاد جعلی ادائیگی قائم نہیں کی گئی ہے اور اندرجیت سنگھ اور دیگران بمقابلہ ریاست پنجاب اور دیگران (1995) ضمیمہ 3 ایس سی سی 289 میں اس عدالت کے فیصلے پر انحصار کیا گیا تھا، تاکہ یہ دعوی کیا جا سکے کہ الزامات کو ناکام ہونا ہے۔

دوسری طرف مدعا علیہ ریاست کے فاضل وکیل نے عدالت عالیہ کے فیصلے کی حمایت کی۔

دفعہ 409 آئی پی سی کے تحت اثباتِ جُرم کو برقرار رکھنے کے لیے استغاثہ کو یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ (الف) ملزم، ایک سرکاری خادم کو ایسی جائیداد سونپی گئی تھی جس کا وہ محاسبہ کرنے کا پابند ہے، (ب) ملزم نے جائیداد کا غلط استعمال کیا تھا۔

جہاں ملزم کے ذریعے تفویض قبول کی جاتی ہے، یہ اس پر ہے کہ وہ اس بوجھ کو ادا کرے جو تفویض قبول شدہ طور پر انجام دی گئی ہے اور ذمہ داری ادا کر دی گئی ہے۔

جگت نارائن جھا بمقابلہ ریاست بہار، (1995) ضمیمہ 4 ایس سی سی 518 میں مذکورہ بالا موقف کا اعادہ کیا گیا۔

ہر معاملے میں یہ ثابت کرنا ضروری یا ممکن نہیں ہے کہ ملزم نے کس طریقے سے سامان سے نمٹا تھا یا اسے کس طرح استعمال کیا تھا۔ مجرمانہ خیانت کے معاملے میں، پیسے کا حساب کتاب کرنے میں ناکامی، جو ملزم کو موصول ہوئی ہے یا اس کے استعمال کا غلط حساب دینا عام طور پر ملزم کے خلاف ایک مضبوط حالات سمجھا جاتا ہے۔ اگر چہ ملزم کے خلاف الزام ثابت کرنے کی ذمہ داری استغاثہ پر عائد ہوتی ہے، پھر بھی جہاں حوالگی ثابت ہو یا تسلیم ہو جائے تو استغاثہ کے لیے تصرف بے جا کے اصل طریقے اور انداز کو ثابت کرنا مشکل ہو جائے گا اور ایسے معاملے میں استغاثہ کو بڑی حد تک ملزم کی طرف سے دی گئی وضاحت کی سچائی یا جھوٹ پر انحصار کرنا پڑے گا۔ فوری صورت میں تفویض کے بارے میں کوئی تنازعہ نہیں ہے۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے پیش کیا کہ ملزم کے ذریعے یہ موقف اختیار کیا گیا تھا کہ ادائیگی اس نے براہ راست نہیں بلکہ بچولیوں کے ذریعے کی تھی، جنہوں نے رقم ان افراد میں تقسیم کی جو مصروف تھے۔ اس عرضی کو ٹرائل کورٹ اور عدالت عالیہ دونوں نے تفصیل سے نمٹا ہے۔ ادائیگی کرنا اپیل کنندہ کا فرض تھا۔ وہ یہ کہہ کر ذمہ داری سے نہیں بچ سکتا کہ اس نے یہ کام کسی اور کو سونپا ہے۔ ٹرائل کورٹ اور عدالت عالیہ نے ریکارڈ پر موجود شواہد کے حوالے سے پایا کہ ادائیگی ان افراد کو کی گئی تھی جو فرضی پائے گئے تھے۔ پی ڈبلیو 8- ارون بوریکر فنگر پرنٹ بیورو میں فنگر پرنٹ کے ماہر ہیں اور متعلقہ وقت پر ناگپور میں تعینات تھے۔ انہوں نے اپنی قابلیت اور مہارت کے بارے میں بتایا۔ اس نے بتایا کہ اسے پی ڈبلیو نمبر 1، 7، 9، 13 اور دو ملزموں کے بائیں اور دائیں انگوٹھے کے 17 مجسٹر رول اور نمونے کے تاثرات موصول ہوئے ہیں۔ انگوٹھے کے نشانات کا موازنہ کرنے کے بعد، اس نے اپنی رائے دی (نمائش 55)۔ انہوں نے کہا کہ متدعویہ پرنٹ اے اور اے- 1 سے اے- 19 ان چھ افراد میں سے کسی کے نہیں تھے جن کے پرنٹ انہیں جانچ کے لیے پیش کیے گئے تھے، بلکہ ایک ہی شخص کے تھے۔ اس نے پایا کہ نمائش بی-15، بی- 4 اور بی- 16 میں ڈھکنی ٹینک کے مجسٹر رول کے پرنٹ امر سنگھ سوہنلائی کے فنگر پرنٹ سے ملتے جلتے تھے، جو کہ بری ہونے والا ملزم ہے۔ کدوا ٹینک کے مسٹر رول کے حوالے سے، انہوں نے پایا کہ نمائش سی- 1 سے سی- 21 اور سی- 1 (اے) اور سی-2 (اے) میں فنگر پرنٹس اوپر بتائے گئے چھ افراد کے نمونوں کے تاثرات سے ملتے جلتے نہیں تھے، لیکن وہ آپس میں ایک جیسے تھے، یعنی وہ ایک ہی شخص کے تھے۔

گاؤں کے کوتوال کے ثبوت، جس سے پی ڈبلیو 6 کے طور پر جانچ کی گئی تھی، یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ گاؤں میں ایسا کوئی شخص نہیں تھا جسے اپیل کنندہ نے ادائیگی کرنے کا دعوی کیا ہو۔ اندرجیت کے معاملے (اوپر) میں شامل حقائق واضح طور پر ممتاز ہیں۔ اس صورت میں سوال یہ تھا کہ اپیل کنندہ کے انگوٹھے کے نشان کو انگوٹھے کے متدعویہ نشانوں سے ملایا جائے۔ اس معاملے کا حقیقی منظر نامہ بالکل مختلف تھا۔

استغاثہ کی طرف سے پیش کردہ فیصلہ کن شواہد کے پیش نظر کسی بھی زاویے سے دیکھا جائے جس کا ٹرائل کورٹ اور عدالت عالیہ نے بڑی حد تک تجزیہ کیا ہے، ہمیں مداخلت کی کوئی گنجائش نہیں ملتی ہے۔

اس لیے اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔

کے کے ٹی

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:43
I am the author of this
document